از عدالتِ عظمیٰ

نار اسنگھ پٹنائک

بنام

سٹیٹ آف اوریسا

تاریخ فیصلہ: 2 آپریل، 1996

[ایس سی اگراول اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان]

قانونِ ملازمت-لازمی سبکدوشی-دو منفی خفیہ رپورٹوں اور زیر التواء محکمہ جاتی کارروائیوں اور اپیل کنندہ کے خلاف مجرمانہ تحقیقات پر غور کرتے ہوئے، مفادِ عامہ میں جائزہ کمیٹی کی طرف سے تجویز کردہ-منفی رپورٹوں کے بعد اپیل کنندہ کی ترقی اور محکمہ جاتی کارروائی وغیرہ کو کالعدم قرار دینا-کی مطابقت-سالانہ خفیہ رپورٹوں میں منفی تاثرات خود اس رائے کو برقرار نہیں رکھ سکتے جو مفادِ عامہ میں اپیل کنندہ کی لازمی سبکدوشی کا باعث بنتی ہے-لازمی سبکدوشی کا حکم منسوخ کر دیا گیا-اڑیسہ ضابطہ ملازمت- قاعدہ 71(a)۔

اپیل کنندہ نے 1956 میں حکومت اڑیسہ کے محکمہ آبپاشی میں اسسٹنٹ انجینئر (آبپاشی) کی حیثیت سے شمولیت اختیار کی اور بتدریج 1984 میں ایڈہاک بنیاد پر چیف انجینئر کے طور پر ترقی پائی اور 1985 میں ان کی ترقی کو مستقل بنایا گیا۔ 1986 میں اپیل کنندہ کو ریاستی حکومت کی طرف سے اڑیسہ ضابطہ ملازمت کے قاعدہ 71(a) کی پہلی فقرہ تحت منظور کردہ حکم کے ذریعے ملازمت سے لازمی طور پر سبکدوش کر دیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ کی لازمی سبکدوشی کا حکم جائزہ کمیٹی کی طرف سے کی گئی سفارش کی بنیاد پر کچھ حالات بشمول بدعنوانی، بے ضابطگیوں اور اس کے خلاف چوکسی کے مقدمے کی بنیاد پر منظور کیا گیا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل کنندہ نے اڑیسہ ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل سے رجوع کرتے ہوئے کہا کہ ریاستی حکومت کے سامنے اس کی ملازمت سے لازمی سبکدوشی کے لیے مطلوبہ رائے بنانے کے لیے کوئی مواد موجود نہیں ہے۔ ٹریبونل نے درخواست خارج کر دی۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا کہ: 1.1. سالوں 1975-76 اور 1977-78 کی خفیہ رپورٹوں میں تاثرات کیے جانے کے بعد اپیل کنندہ کو سال 1978 میں سپرنٹنڈنٹ انجینئر کے عہدے پر اور اس کے بعد 1984 میں چیف انجینئر کے عہدے پر ترقی دی گئی تھی۔ 1975-76 سے پہلے کے سال کے سلسلے میں، 1976-77 سال میں اور 1977-78 کے بعد کے سالوں میں اپیل کنندہ کی کارکردگی کو "اچھا" قرار دیا گیا۔ ان حالات میں، 1975-76 اور 1977-78 سالوں کی سالانہ خفیہ رپورٹوں میں منفی تاثرات خود اس رائے کو برقرار نہیں رکھ سکتے ہیں جس کی وجہ سے اپیل کنندہ کی لازمی سبکدوشی اس بنیاد پر ہوتی ہے کہ اپیل کنندہ کو ملازمت میں مزید برقرار رکھنا مفادِ عامہ میں نہیں تھا۔

بیکنتھاناتھ داس و دیگر بنام چیف ڈسٹرکٹ میڈیکل آفیسر، بارپیدا و دیگر، [1992] 2 ایس سی سی 299، پر انحصار کیا۔

1.2. سالوں 1975-76 اور 1977-78 کی خفیہ رپورٹوں میں منفی اندراجات کے علاوہ، وہ دیگر حالات جن پر جائزہ کمیٹی نے انحصار کیا تھا وہ کارروائیاں تھیں جن میں یا تو اپیل کنندہ سے وضاحت طلب کی گئی تھی یا جہاں وضاحت دی گئی تھی اور معاملہ حکام کے زیر غور تھا اور بعد میں ان تمام کارروائیوں کو ختم کر دیا گیا۔ اسی طرح، ویجیلنس کا مقدمہ جو اپیل کنندہ کے خلاف محکمہ ویجیلنس کی طرف سے اس کی آمدنی کے معلوم ذرائع سے غیر متناسب جائیدادوں کے قبضے کے لیے درج کیا گیا تھا، اس وقت تفتیشی مرحلے میں تھا اور اس کے بعد تحقیقات مکمل کرنے کے بعد اپیل کنندہ کو بری کر دیا گیا ہے اور حتمی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے جسے چیف جوڈیشل مجسٹریٹ نے قبول کر لیا ہے۔ ریاستی حکومت کی طرف سے اپیل گزار پر عائد کیے گئے تین سالانہ اضافہ کو روکنے کے تاوان کو اڑیسہ ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل نے کالعدم قرار دے دیا ہے۔ اس لیے ان حالات نے اپنی اہمیت کھو دی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

2. عام طور پر اپیل کنندہ 58 سال کی پیرانہ سالی کی عمر حاصل کرنے کے بعد 30 اپریل 1991 کو سبکدوشی ہوتا۔ 5 مارچ 1986 کے لازمی سبکدوشی کے حکم کو کالعدم قرار دینے کے نتیجے میں، اپیل کنندہ کو 30 اپریل 1991 تک ملازمت میں برقرار رہنا چاہیے اور پنشن اور دیگر سبکدوشی فوائد کے لیے تنخواہ 30 اپریل 1991 کو مقرر کی جانی چاہیے اور اس بنیاد پر اسے ادا کیے جانے والے پنشن اور سبکدوشی فوائد کا حساب لگایا جانا چاہیے۔ جہاں تک 5 مارچ 1986 سے لازمی پیرانہ سالی کے حکم کی تاریخ 30 اپریل 1991 تک کی مدت کے لیے تنخواہ اور دیگر معاوضوں کے بقایا جات کا تعلق ہے، اپیل کنندہ کو اس مدت کے لیے اسے ادا کی جانے والی تنخواہ اور معاوضوں کا 50 فیصد ادا کیا جانا چاہیے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 645، سال 1988۔

او اے نمبر 44، سال 1986 میں اڑیسہ ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، بھونیشور کے مورخہ 28.9.87 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے جینت داس اور راج کمار مہتا۔

اندراجیت رائے، ایڈوکیٹ جنرل اڑیسہ اور پی این مشرا مدعاعلیہ کی طرف سے۔

عدالت کا فیصلہ ایس سی اگروال جسٹس نے سنایا۔

یہ اپیل اڑیسہ ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل (جسے اس کے بعد 'ٹریبونل' کہا گیا ہے) کے 28 ستمبر 1987 کے او اے نمبر 44، سال 1986 کے فیصلے کے خلاف ہدایت کی گئی ہے، جو اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کی گئی ہے جس میں اس کی ملازمت سے قبل از وقت سبکدوشی کے حوالے سے 5 مارچ 1986 کے حکم پر زور دیا گیا ہے۔

اپیل کنندہ نے یکم اپریل 1956 کو حکومت اڑیسہ کے محکمہ آبپاشی میں اسسٹنٹ انجینئر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ انہیں 2 مارچ 1962 کو ایڈہاک کی بنیاد پر ایگزیکٹو انجینئر کے طور پر ترقی دی گئی اور 1963 میں اڑیسہ پبلک سروس کمیشن کی رضامندی حاصل کرنے کے بعد ایگزیکٹو انجینئر کے عہدے پر ان کی ترقی کو باقاعدہ بنایا گیا۔ 21 مئی 1978 کو انہیں ایڈہاک بنیاد پر سپرنٹنڈنٹ انجینئر کے طور پر ترقی دی گئی اور 1979 میں اڑیسہ پبلک سروس کمیشن کی مشاورت سے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

مذکورہ ترقی کو باقاعدہ بنایا گیا۔30 نومبر 1984 کو اپیل کنندہ کو ایڈہاک بنیاد پر چیف انجینئر (آبپاشی) کے طور پر ترقی دی گئی اور 23 اگست 1985 کو اڑیسہ پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر مذکورہ ترقی کو مستقل بنایا گیا۔5 مارچ 1986 کے حکم نامے کے مطابق اپیل کنندہ کو ملازمت سے لازمی طور پر سبکدوش کر دیا گیا تھا۔اپیل کنندہ کی لازمی سبکدوشی کا حکم اڑیسہ ضابطہ ملازمت کے قاعدہ 71(a) کے پہلے فقرے کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے منظور کیا گیا تھا جو ریاستی حکومت کو کسی سرکاری ملازم کو اس کی 50 سال کی عمر حاصل کرنے یا 25 سال کی ملازمت مکمل کرنے کے بعد لازمی طور پر سبکدوش کرنے کا اختیار دیتا ہے اگر ریاستی حکومت کی رائے ہے کہ اس کی مزید ملازمت برقرار رکھنا مفادِ عامہ میں نہیں تھا۔ٹریبونل کے سامنے دائر درخواست میں اپیل کنندہ نے پیش کیا ہے کہ ریاستی حکومت کے سامنے اس کی ملازمت سے لازمی سبکدوشی کے لیے مطلوبہ رائے بنانے کے لیے کوئی مواد موجود نہیں ہے۔مذکورہ دلیل کو ٹریبونل نے قبول نہیں کیا ہے۔

اپیل کنندہ کی لازمی سبکدوشی کا حکم اس مقصد کے لیے باضابطہ طور پر تشکیل دی گئی جائزہ کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر منظور کیا گیا تھا۔مذکورہ جائزہ کمیٹی نے 15 فروری 1986 کو منعقدہ اپنے اجلاس میں اپیل کنندہ سمیت پانچ افسران کے ملازمت ریکارڈ کا جائزہ لیا، جن کی عمر 50 سال مکمل ہو چکی تھی اور اس نے اپیل کنندہ کی قبل از وقت سبکدوشی کی سفارش کی تھی۔جائزہ کمیٹی کے مذکورہ اجلاس کی کارروائی سے (جس کی ایک نقل ریاست اڑیسہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل ایڈوکیٹ جنرل نے ہمارے سامنے رکھی ہے) ہم دیکھتے ہیں کہ جائزہ کمیٹی کی سفارشات درج ذیل حالات پر مبنی ہیں۔:

(1) 76-1975 اور 78-1977 سالوں کے لیے اپیل کنندہ کی سالانہ خفیہ رپورٹوں میں منفی اندراجات تھے۔

(2) ویجیلنس ڈیپارٹمنٹ نے اپیل کنندہ کے خلاف ان کی آمدنی کے معلوم ذرائع سے غیر متناسب جائیدادوں کے قبضے کے لیے ویجیلنس کا مقدمہ درج کیا ہے۔

(3) اپیل کنندہ سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ بالیمیلا ڈیم پروجیکٹ کے ایگزیکٹو انجینئر کے طور پر اپنے اقتدار کے دوران بدعنوانی کے الزام کی وضاحت کرے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

(4) سنٹرل ایریگیشن سرکل کے سپرنٹنڈنٹ انجینئر کے طور پر اپنے دورِ حکومت میں کام کو تقسیم کرنے میں بے ضابطگیوں کا ارتکاب کرنے پر ان کے خلاف الزامات طے کیے گئے ہیں۔

(5) اس سے وضاحت بھی طلب کی گئی ہے کہ بطور سپرنٹنڈنگ انجینئر، سنٹرل ایریگیشن سرکل، اپنے دورِ تعیناتی کے دوران کولکاتا کی ایک فرم کو 20 ترپال فراہم کرنے کا آرڈر روپے 37,759.66 پیسے میں دیے، بغیر ضابطے کی کارروائی مکمل کیے اور بغیر مناسب ٹینڈر کی جانچ کے تاکہ سب سے کم دستیاب نرخ معلوم کیا جا سکے۔

(6) کوشلیا گنگ ماہی گیری فارم میں روپے کی تخمینہ لاگت سے بہتری کا کام کرنے اور کام کو تقسیم کرنے کے لیے چیف انجینئر کی منظوری حاصل کیے بغیر اسے اپنے اختیار کی مالی حد میں لانے کے لیے معاہدے کو دو حصوں میں تقسیم کرنے اور اس طرح اڑیسہ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کوڈ کی توضیعات کی خلاف ورزی کرنے پر بھی اس کے خلاف کارروائی شروع کی گئی ہے۔ چونکہ معاملہ جی۔اے۔ (ویجیلنس) ڈپارٹمنٹ کی جانب سے تفتیش کے لیے انتظامی ٹریبونل کو بھیجا گیا تھا، اس لیے انتظامی ٹریبونل نے سفارش کی کہ اپیل کنندہ کو عہدہ گھٹا کر ایگزیکٹو انجینئر کے رینک پر لایا جائے، تاہم حکومت نے تفصیلی غور و خوض کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ اپیل کنندہ کی تین سالانہ اضافیات کم کر دی جائیں

(7) ان سے اس الزام کی وضاحت کرنے کو کہا گیا کہ سال 1981 میں سنٹرل ایریگیشن سرکل کے سپرنٹنڈنٹ انجینئر کی حیثیت سے انہوں نے 50 میٹرک ٹن ضائع اسٹیل کو ٹھکانے لگانے کے معاملے میں بے ضابطگیاں کیں۔ انہوں نے اپنی وضاحت پیش کی اور معاملہ مزید تفتیش کے لیے زیرِ التوا ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل شری جینت داس نے پیش کیا ہے کہ ویجیلنس مقدمہ (حالات نمبر 2) میں، جسے محکمہ ویجیلنس نے ان کی آمدنی کے معلوم ذرائع سے غیر متناسب جائیداد کے قبضے کے لیے درج کیا تھا، تحقیقات مکمل کرنے کے بعد پولیس کی طرف سے ایک حتمی رپورٹ پیش کی گئی تھی اور اسے چیف جوڈیشل مجسٹریٹ، کٹک نے 29 فروری 1988 کے حکم کے ذریعے قبول کر لیا ہے۔ حالات نمبر 3 کے حوالے سے جس میں اپیل کنندہ سے ایگزیکٹو انجینئر، بلیمیلا ڈیم پروجیکٹ کے طور پر اپنے دورِ حکومت میں بدعنوانی کے الزامات کی وضاحت کرنے کو کہا گیا تھا، اپیل کنندہ کی طرف سے یہ پیش کیا گیا ہے کہ ابتدائیہ وضاحت موصول ہونے پر اور انجینئر ان

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

چیف کی رائے لینے کے بعد زیر غور کارروائی کو ختم کر دیا گیا۔ سنٹرل ایریگیشن سرکل کے سپرنٹنڈنٹ انجینئر کے طور پر اپنے اقتدار کے دوران کاموں کو تقسیم کرنے میں بے ضابطگیوں کے ارتکاب کے لیے اپیل کنندہ کے خلاف بنائے جانے والے الزامات کے بارے میں حالات نمبر 4 کے حوالے سے، یہ پیش کیا گیا ہے کہ اپیل کنندہ کی طرف سے وضاحت پیش کیے جانے کے بعد مزید کوئی کارروائی نہیں کی گئی اور کارروائی کو ختم کر دیا گیا۔ حالات نمبر 5 میں مذکور معاملہ بھی خارج کر دیا گیا۔ جہاں تک کوشلیا گنگ ماہی گیری فارم کے سلسلے میں اپیل کنندہ کے خلاف شروع کی گئی کارروائی سے متعلق حالات نمبر 6 کا تعلق ہے، یہ پیش کیا گیا ہے کہ اس وقت جب اس معاملے پر جائزہ کمیٹی نے غور کیا تھا، اپیل کنندہ پر تین سالانہ اضافہ روکنے کا تاوان عائد کرنے والے حکومت کے حکم کو اپیل کنندہ کو مطلع نہیں کیا گیا تھا اور اس کے بعد اپیل کنندہ نے اڑیسہ ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے سامنے پٹیشن (او اے نمبر 487، سال 1988) دائر کر کے مذکورہ حکم کو چیلنج کیا تھا جس کی درخواست کو ٹریبونل نے 4 دسمبر 1991 کے فیصلے اور ریاستی حکومت کے حکم سے اجازت دی ہے۔ مذکورہ تاوان عائد کرنا کالعدم قرار دے دیا گیا ہے۔ جہاں تک حالات نمبر 7 کا تعلق ہے، یہ پیش کیا گیا ہے کہ 50 میٹرک ٹن ضائع اسٹیل کو ٹھکانے لگانے کے معاملے میں کارروائی ختم کر دی گئی ہے۔ حالات نمبر 3، 4، 5 اور 7 کے سلسلے میں کارروائی کو ختم کرنے پر مدعاعلیہ کی طرف سے کوئی اختلاف نہیں کیا گیا ہے۔ نہ ہی ویجیلنس مقدمے (حالات نمبر 2) میں حتمی رپورٹ پیش کرنا اور چیف جوڈیشل مجسٹریٹ کے ذریعے اس کی قبولیت کے ساتھ ساتھ تین سالانہ اضافہ (حالات نمبر 6) کو روکنے کا تاوان عائد کرنے والے حکم کو کالعدم قرار دینا مدعاعلیہ کی طرف سے متنازعہ ہے۔ اس طرح یہ ظاہر ہوتا ہے کہ 1975-76 اور 1977-78 سالوں کے منفی اندراجات کے علاوہ جن دیگر حالات پر جائزہ کمیٹی نے انحصار کیا تھا وہ کارروائی تھی جس میں یا تو اپیل کنندہ سے وضاحت طلب کی گئی تھی یا جہاں وضاحت دی گئی تھی اور معاملہ حکام کے زیر غور تھا اور بعد میں ان تمام کارروائیوں کو ختم کر دیا گیا تھا۔ اسی طرح، ویجیلنس کا مقدمہ جو اپیل کنندہ کے خلاف محکمہ ویجیلنس کی طرف سے اس کی آمدنی کے معلوم ذرائع سے غیر متناسب جائیدادوں کے قبضے کے لیے درج کیا گیا تھا، اس وقت تفتیشی مرحلے میں تھا اور اس کے بعد تحقیقات مکمل کرنے کے بعد اپیل کنندہ کو بری کر دیا گیا ہے اور حتمی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے جسے کٹک کے چیف جوڈیشل مجسٹریٹ نے قبول کر لیا ہے۔ کوشلیا گنگ ماہی گیری فارم میں بہتری کے کام سے متعلق کارروائی میں اپیل کنندہ پر ریاستی حکومت کی طرف سے عائد تین سالانہ اضافہ کو روکنے کے تاوان کو اڑیسہ انتظامی ٹریبونل نے کالعدم قرار دے دیا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

واحد مواد جو باقی ہے وہ 1975-76 اور 1977-78 سالوں کی سالانہ خفیہ رپورٹوں میں منفی اندراجات ہیں۔ سال 1975-76 میں ایڈیشنل چیف انجینئر نے ریکارڈ کیا تھا کہ " اس نے دل و جان سے کام نہیں کیا"۔ سال 1977-78 میں رپورٹنگ آفیسر نے ریکارڈ کیا تھا کہ "یہ اکاؤنٹس اور آڈٹ کے حوالے سے لاپرواہ ہے اور معاملے میں کام بے ترتیب انداز میں کرتا ہے، اور کام کو مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بغیر تقسیم کرتا ہے"۔ جوابی دستخط کرنے والے افسر نے درج ذیل کیفیت دیے:

> " رپورٹ کی مدت کے دوران، اس نے بہت سی مالی بے ضابطگیاں کیں جن سے بچا جا سکتا تھا اور اس نے کام پر اپنا ذہن نہیں لگایا۔"

یہ تاثرات اس مدت سے متعلق ہیں جب اپیل کنندہ کو ایگزیکٹو انجینئر کے طور پر تعینات کیا گیا تھا۔ اس کے بعد مئی 1978 میں انہیں سپرنٹنڈنٹ انجینئر کے طور پر ترقی دی گئی، اور 1984 میں انہیں چیف انجینئر (آبپاشی) کے طور پر ترقی دی گئی۔ جہاں تک ملازمت سے لازمی سبکدوشی کا تعلق ہے، قانونی حیثیت اچھی طرح سے طے شدہ ہے:

> " حکومت (یا جائزہ کمیٹی، جیسا بھی معاملہ ہو) کو بعد کے سالوں کے دوران کارکردگی کے ریکارڈ کو زائد اہمیت دیتے ہوئے فیصلہ لینے سے پہلے ملازمت کے پورے ریکارڈ پر غور کرنا ہوگا۔ جس ریکارڈ پر غور کیا جائے گا اس میں فطری طور پر خفیہ ریکارڈ / کردار میں اندراجات شامل ہوں گے جو سازگار اور منفی دونوں ہوں گے۔ اگر کسی سرکاری ملازم کو اس طرح کے تاثرات زائد ترقی دی جاتی ہے تو وہ اپنا داغ کھو دیتا ہے، خاص طور زائد اگر ترقی قابلیت (انتخاب) زائد مبنی ہے نہ کہ سنیارٹی زائد۔"

(دیکھیں، بیکنتھاناتھ داس و دیگر بنام چیف ڈسٹرکٹ میڈیکل آفیسر، باریپدا و دیگر، [1992] 2 ایس سی سی 299، صفحہ 315-316 پر)

فوری معاملے میں، سالوں 1975-76 اور 1977-78 کی خفیہ رپورٹوں میں تاثرات کیے جانے کے بعد اپیل کنندہ کو سال 1978 میں سپرنٹنڈنٹ انجینئر اور اس کے بعد 1984 میں چیف انجینئر کے عہدے پر ترقی دی گئی تھی۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ 1975-76 سے پہلے کے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

سالوں کے سلسلے میں، سال 1976-77 میں اور 1977-78 کے بعد کے سالوں میں اپیل کنندہ کی کارکردگی کو "اچھا" قرار دیا گیا تھا۔ ان حالات میں، ہمارا خیال ہے کہ اوپر مذکور سالوں 1975-76 اور 1977-78 کی سالانہ خفیہ رپورٹوں میں منفی تاثرات خود اس رائے کو برقرار نہیں رکھ سکتے جو اپیل کنندہ کی لازمی سبکدوشی کا باعث بنتی ہے اس بنیاد پر کہ اپیل کنندہ کو ملازمت میں مزید برقرار رکھنا مفادِ عامہ میں نہیں تھا۔ اس لیے ہم 5 مارچ 1986 کے لازمی سبکدوشی کے حکم کو برقرار رکھنے سے قاصر ہیں اور اسے الگ کرنا ہوگا۔

اپیل کنندہ کی تاریخ پیدائش 26 اپریل 1933 ہے۔ عام طور پر وہ 58 سال کی عمر میں پیرانہ سالی ہونے کے بعد 30 اپریل 1991 کو پیرانہ سالی ہوتے۔ 5 مارچ 1986 کے لازمی سبکدوشی کے حکم کو کالعدم قرار دینے کے نتیجے میں، اپیل کنندہ کو 30 اپریل 1991 تک ملازمت میں برقرار رہنا چاہیے اور پنشن اور دیگر سبکدوشی فوائد کے لیے تنخواہ 30 اپریل 1991 کو مقرر کی جانی چاہیے اور اس بنیاد پر اسے ادا کیے جانے والے پنشن اور سبکدوشی فوائد کا حساب لگایا جانا چاہیے۔ جہاں تک 5 مارچ 1986، لازمی پیرانہ سالی کے حکم کی تاریخ، 30 اپریل 1991، اس کی پیرانہ سالی کی عمر حاصل کرنے کی تاریخ تک کی مدت کے لیے تنخواہوں اور دیگر معاوضوں کے بقایا جات کا تعلق ہے، ہمارا خیال ہے کہ مقدمے کے حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپیل کنندہ کو اس مدت کے لیے اسے ادا کی جانے والی تنخواہ اور معاوضوں کا 50 فیصد ادا کیا جانا چاہیے۔

نتیجے میں، اپیل کی اجازت دی جاتی ہے، ٹریبونل کے 28 ستمبر 1987 کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور اپیل کنندہ کی ملازمت سے لازمی سبکدوشی کے لیے 5 مارچ 1986 کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ اپیل کنندہ کو پنشن اور دیگر سبکدوشی فوائد کے مقصد سے 30 اپریل 1991 تک ملازمت میں برقرار رکھا جائے گا۔ اس کی تنخواہ 30 اپریل 1991 کو مقرر کی جائے گی اور اس کی بنیاد پر اسے ادا کی جانے والی پنشن اور دیگر سبکدوشی فوائد کا حساب لگایا جائے گا۔ 5 مارچ 1986 سے 30 اپریل 1991 تک کی مدت کے لیے اپیل کنندہ کو واجب الادا تنخواہ اور معاوضوں کا 50 فیصد ادا کیا جائے گا۔ مذکورہ رقم کے ساتھ ساتھ پنشن اور سبکدوشی فوائد پر نظر ثانی کی وجہ سے اسے ادا کیے جانے والے بقایا جات تین ماہ کی مدت کے اندر اپیل گزار کو ادا کر دیے جائیں گے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document